الشیعہ والسنۃ پہلی کتاب ہے اس کے بعد علامہ نے جو کتابیں لکھی وہ یہ ہیں۔

(۱) الشیعہ و اہل البیت (۲) الشیعہ القرآن (۳) الشیعہ والتشیع (۴) بین الشیعہ و اہل السنۃ۔

الشیعہ والسنۃ میں علامہ شہید نے جن امور پر بحث کی ہے۔ اس کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔ علامہ نے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ شیعہ عقائد یہودیت کی ایجاد ہے۔ ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یہ فرقہ اسلام کا سخت دشمن ہے۔ صحابہ کرامؓ کا مخالف ہے اس گروہ نے اسلام کی سب سے زیادہ مخالفت کی ہے۔ علامہ شہید نے اس کتاب میں شیعہ علماء کی کتابوں سے ہی ان کے عقائد پر بحث کی ہے۔

علامہ نے باب اول میں یہ وضاحت کی ہے کہ شیعہ گروہ کا بانی عبداللہ ابن سبا تھا۔ جو یہودی تھا۔ اور اس نے درپردہ اسلام کی دشمنی کی (ص ۲۶)

شیعہ صحابہ کرام کے بارے میں بھی اچھی رائے نہیں رکھتے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمانؓ اور دوسرے صحابہ کرامؓ اور امہات المومنینؓ کے بارے میں شیعہ علماء نے جو طعن و تشنیع کی ہے علامہ شہید نے شیعہ کی مستند کتابوں سے تفصیل سے اس کا ذکر کیا ہے۔ یہ اس کے علاوہ علامہ شہید نے شیعہ عقائد مثلاً مسئلہ بداء' عقیدہ رجعت' مسئلہ علم غیب' عقیدہ تحریف قرآن' پر بھی شیعہ کی کتابوں سے کافی مواد مہیا کیا ہے۔

شیعہ کا عقیدہ ہے کہ قرآن مجید حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے معاذ اللہ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل اور اپنے اقتدار کو دوام بخشنے کے لئے دیگر صحابہ کرام کے ساتھ سازش کر کے اصلی قرآن مجید غائب کر دیا اور جو آیات حضرت علی کے فضائل و مناقب اور اہل بیت کے فضائل و مناقب میں تھیں وہ سب نکال دی گئیں۔

علامہ شہید شیعہ عالم طبرسی کی کتاب ''الاحتجاج'' سے نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے فوراً بعد حضرت علی نے قرآن مجید جمع کر کے اسے مہاجرین و انصار پر پیش کیا۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اس کی وصیت فرمائی تھی۔

جب ابو بکر نے حضرت علی کا جمع کردہ قرآن مجید کھول کر دیکھا تو پہلے صفحہ پر ہی ان لوگوں (مہاجرین و انصار) کے عیوب و نقائص پر مبنی آیات درج تھیں۔ ان آیات کو دیکھ کر عمر بن خطاب اچھل پڑا۔ اور علی علیہ السلام سے کہنے لگا۔

علی ! اسے واپس لے جاؤ۔ ہمیں اس کی ضرورت نہیں چنانچہ علی علیہ السلام نے وہ قرآن مجید

پکڑا اور واپس گھر تشریف لے گئے۔ پھر زید بن ثابت کو طلب کیا جو کہ قرآن کا قاری تھا۔
عمر نے اس سے کہا علی ہمارے پاس ایک قران لے کر آئے تھے جس میں مہاجرین و انصار کی برائیوں اور نقائص و عیوب کا ذکر تھا۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم ایک ایسا قرآن ترتیب دیں جس میں سے یہ ساری آیات حذف کر دیں۔ زید بن ثابت کہنے لگا۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر علی نے اپنا جمع کردہ (اصلی قرآن مجید) عوام پر ظاہر کر دیا تو کیا ہماری ساری محنت اکارت نہیں چلی جائے گی۔
عمر کہنے لگا۔ پھر کیا صورت ہونی چاہئے۔
زید نے کہا آپ بہتر جانتے ہیں۔
عمر نے کہا میرے خیال میں علی کو قتل کئے بغیر کوئی چارہ نہیں چنانچہ عمر نے خالد بن ولید کے ذریعے علی علیہ السلام کو قتل کروانے کی سازش کی۔ مگر اس میں ناکامی ہوئی۔

(الشیعہ والسنہ اردو ص ۹۴، ۹۵)

شیعہ عقائد کے مطابق حضرت علیؓ نے اصلی قرآن مجید مدون کیا تھا۔ اور جس کو حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے سامنے پیش کیا گیا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔ تو حضرت علیؓ نے فرمایا تم آج کے بعد اس قرآن کو دیکھ نہ سکو گے۔ میری فقط اتنی ذمہ داری تھی۔ کہ تمہیں آکر خبر دوں کہ میں نے تکمل قرآن جمع کر لیا ہے۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۶۳۳ الشیعہ والسنہ ص ۱۰۱)

شیعہ قوم کا عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن مجید اس امام کے پاس موجود ہے۔ جو غار میں چھپ گیا ہے اور اب تک وہیں چھپا ہوا ہے۔
شیعہ علماء نے قرآن مجید میں جو تحریف کی ہے۔ علامہ شہید نے شیعہ کی کتابوں سے اس کی کئی مثالیں اس کتاب میں درج کی ہیں۔
تحریف قرآن اور تکفیر صحابہ بھی اس کتاب کا عنوان ہے اس کے علاوہ اس کتاب میں تقیہ پر بحث کی ہے۔ اور شیعہ تقیہ کو اپنی شریعت کا جزو سمجھتے ہیں۔ جیسا کہ ایک شیعہ عالم لکھتا ہے۔
تقیہ کرنا فرض ہے جس نے اسے ترک کر دیا گویا کہ اس نے نماز کو ترک کیا۔ (ص ۱۸۶)
تقیہ کرنا سب سے افضل عمل ہے (تفسیر العسکری ص ۱۶۲) الشیعہ والسنہ ص ۱۸۷۔
شیعہ کتب میں خلفائے راشدین کی خلافت کا اعتراف ہے اور انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ خلافت جس طرح قائم ہوئی یہ سب درست تھا۔
نہج البلاغہ میں مذکور ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کے خط کے جواب میں لکھا۔ کہ

انہ بایعنی القوم الذین بایعوا بابکر و عمر و عثمان علی مابایعوھم علیہ

یعنی میری بیعت ان لوگوں نے کی جنہوں نے حضرت ابو بکرؓ عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی کی تھی۔

شوریٰ کا حق مہاجرین و انصار کو حاصل ہے اگر وہ کسی شخص کو اپنا امام و سربراہ بنا لیں تو اسی میں اللہ کی رضا ہے اور اگر کوئی مہاجرین و انصار کے بتائے ہوئے اس امام کی امامت کو تسلیم نہیں کرتا۔ اسے مجبور کیا جائے گا۔ اور اگر وہ انکار کرے۔ تو اس سے جنگ کی جائے گی۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کا راستہ چھوڑ کر علیحدگی کا راستہ اختیار کرنا اور انتشار پھیلانا چاہتا ہے۔

(نہج البلاغہ ص ۳۶۶' الشیعہ والسنہ ص ۲۲۱)

علامہ شہید حضرت علیؓ کے مندرجہ بالا خط پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ

یہ نص اس قدر واضح ہے کہ اگر اس پر ذرا سا بھی غور کر لیا جائے تو خلافت کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ اس نص میں حضرت علی نے وضاحت کی ہے۔ کہ خلافت امامت کا انعقاد نص و تعین (Nomination) کے ذریعہ نہیں۔ بلکہ انتخاب سے ہوتا ہے۔ اور یہ اختیار مہاجرین و انصار کو حاصل ہے۔ وہ جسے مسلمانوں کا خلیفہ منتخب کرلیں اس کی بیعت ضروری ہے۔ جب کہ شیعہ مذہب میں کسی کو خلیفہ امام بنانے کا اختیار بندوں کے پاس نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے چنانچہ شیعہ کے نزدیک خلافت و امامت حضرت علی کا حق اس لئے تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نص کے ذریعہ آپ کو مسلمانوں کا خلیفہ بنا دیا تھا۔ مگر حضرت علیؓ کا یہ ارشاد شیعہ موقف کی واضح تردید کر رہا ہے۔

(الشیعہ والسنہ ص ۲۲۱' ۲۲۲)

حضرت عمر فاروقؓ کا نکاح حضرت علیؓ کی بیٹی حضرت ام کلثومؓ سے ہوا تھا اور شیعہ علمائے کرام نے اپنی کتابوں میں اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے ہوا تھا۔ تاہم بعض شیعہ علماء اس کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ ان کی ہٹ دھرمی ہے۔ اور بعض شیعہ علماء یہ لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ نے زبردستی کی تھی! حضرت علیؓ مجبوراً اپنی بیٹی حضرت ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے کیا جیسا کہ "فروع کافی" میں لکھا ہے کہ امام صادق علیہ السلام سے ام کلثوم کے نکاح کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا یہ نکاح زبردستی ہوا تھا۔ جس نے یہ روایت واضح کی ہے اس کو شرم نہیں کہ حضرت علیؓ جیسا بہادر' نڈر' فاتح خیبر کچھ بھی نہیں کر سکا۔ اور حضرت عمرؓ نے جبراً ان سے ان کی بیٹی چھین لی۔

شیعہ مصنفین اور علمائے کرام نے تسلیم کیا ہے کہ حضرت عمر فاروق کا نکاح حضرت علیؓ کی بیٹی حضرت ام کلثوم سے ہوا تھا۔

(فروع کافی ص ۲۱۱) الشیعہ والسنہ ۲۱۴)

یہ ان دونوں کتابوں کا مختصر تعارف ہے ان کا اجمالی خاکہ ان دونوں کتابوں کے مطالعہ سے ہو سکتا ہے۔ جو معلومات ان دونوں کتابوں میں مہیا کی گئی ہے ان سے ان دونوں فرقوں کے عقائد اور ان کی تاریخ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

الجامعۃ الکمالیہ دار الحدیث رجسٹرڈ

منڈی راجووال ضلع اوکاڑہ پاکستان • فون ۵

تاسیس • ۱۹۶۹ء مطابق ۱۳۶۸ھ • رقبہ ساٹھ مرلہ سے زائد بنام اہل حدیث رجسٹرڈ ہے

بانی و مہتمم • ابو السلیم محمد یوسف صاحب حفظہ اللہ

عملہ • باورچی۔ خادم اور گیارہ اساتذہ) چودہ طلباء جامعہ سے وفاق المدارس فیصل آباد وفاق کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں

شعبہ جات • کلیۃ الحدیث (علوم اسلامی) اسلامیہ کالج / علوم عصری / مڈل / میٹرک / الیف اے / بی اے / تفسیر القرآن / حفظ القرآن / ناظرۃ القرآن / دعوت و ارشاد اکیڈمی ریاض الحدیث للطالبات زیر تعمیر ۸۰ مرلے کا پلاٹ حاصل کر لیا گیا ہے۔

طلباء • اس سال ۹۳-۱۹۹۲ء میں ۲۴۰ طلباء و طالبات نے اکتساب علم کیا اور ۱۰۵ طلباء بیرونی مستقل رہائش پذیر رہے۔ ۳۰ افغان طلباء ہیں (افغانی طلباء رمضان المبارک میں تعلیم جاری رکھیں گے ان کی سحری و افطاری مدرسہ میں ہوگی۔

فارغ التحصیل طلباء • ۹۳-۱۹۹۲ء - ۱۳-۱۴۱۲ھ میں کل سترہ طلباء فارغ ہوئے۔

شعبہ کلیۃ الحدیث (علوم اسلامی) ۹ طلباء، شعبہ حفظ القرآن ۴ طلباء اور شعبہ ناظرہ پرائمری سے ۴ طلباء

داخلہ ۱۰ شوال المکرم مطابق ۳ اپریل ۱۹۹۳ء بروز ہفتہ سے شروع ہوگا۔ مطلوبہ تعداد پوری ہونے پر بند کر دیا جائے گا۔

شرائطِ داخلہ

(۱) پرائمری پاس (۲) اصل سرٹیفکیٹ پیش کرے جو ناقابل واپسی ہوگا

(۳) تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو کے بعد مجوزہ فارم پُر کرنے پر داخلہ ہوگا

(۴) سرپرست کے بغیر داخلہ قطعاً نہ ہوگا۔

۱۳ شوال ۵ اپریل (سوموار) کو اسباق کی تقسیم ہوگی۔ ان شاء اللہ

ضرورت جامعہ

ڈسپنسری، دارالمطالعہ، دارالاقامۃ / مجلہ جامعہ / ریاض الحدیث للطالبات کی تعمیر جامعہ کے نام کوئی مستقل جائداد نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے جاری ہے لہٰذا جامعہ کو ہر قسم کے تعاون سے نوازیں

• تقریب بخاری شریف • دستار بندی • نتائج امتحانات •

• تقسیمِ اسناد اور **سالانہ جلسہ** شوال المکرم ۱۴۱۳ھ، اپریل ۱۹۹۳ء کی کسی تاریخ کو حسب سابق منعقد ہو رہا ہے۔ ان شاء اللہ

ترسیل زر اور خط و کتابت

عبداللہ سلیم ناظم جامعہ کمالیہ دار الحدیث رجسٹرڈ منڈی راجووال ضلع اوکاڑہ پاکستان • فون ۵